

ایک اینگلوسیا اور سمندر پار تبلیغ (مشن) (part2).

یسوع سے کیے گئے انصاف کے بیان کو اعمال 1:8 میں قلمبند کیا گیا ہے، روح سے معمور ہونے اور روحانی قابلیتوں کی مشق کرنے کے اہم مقاصد میں سے ایک تبلیغ تھا، اور ہے۔ یسوع نے اپنے حواریوں کو بتایا کہ، ”شم قوت پاؤ گے جب روح القدس تم پر نازل ہو گا، اور شم یہ وسلیم، اور سارے یہودیہ اور سامریہ اور زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے“، (اعمال 1:8)۔ ابتدائی کلیسیا میں، ہسترت اور طاقت جو روح القدس لایا یہ ایک بڑا قائل کرنے والا اور انجیل کے پیغام کو پھیلانے کا اختیار دینے والا تھا۔ اس کے بعد روحانی قابلیتوں کا پھر سے زندہ ہونا، جو کہ 1900 میں شروع ہوا، تبلیغ کو بھی روحانی تھا کاف کے اہم مقاصد میں سے ایک کے طور پر سمجھا گیا۔

1900 میں ایک ایگنس اوز مان نامی نوجوان خاتون نے اپنے خادم چارلس پرہام سے کہا، کہ وہ اس کے لیے دعا کرے کہ وہ روح القدس سے معمور ہو جائے۔ پرہام ایک ”پارسا“ خادم (جو ایک چھوٹے باہل کالج کو چلا رہا تھا جس کی اگنس ایک طالبہ تھی) نے اسے خوش کیا، اور ایگنس نے غیر زبانوں میں بولنا شروع کیا۔ اگنس اوز مان جدید اوقات میں پہلی فرد تھی جس نے زبانوں میں بات کی [17] یہ واقعہ جدید پتیر کا مثل تحریک کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ پرہام کے باہل کالج کے دوسرے لوگ بھی روح القدس سے معمور تھے اور انہوں نے زبانوں میں بات کی۔ پرہام نے زبانوں پر تعلیم دینا شروع کی اور اس کا پیغام اور اس اثر پھیلا۔ پرہام کی مندرجہ ذیل ملاقات جو کہ ازوسا سٹریٹ، لاس انجلس کی کلیسیا سے تھی، جان پچا والی ازوسا سٹریٹ ریوایول ٹوٹ گئی۔

ازوسا سٹریٹ ریوایول (1906-1911) کے نتیجے کے طور پر، زبانوں میں بولنے والے ہزاروں مسیحی انگریزی نہ بولنے والے ممالک میں انجیل کے پیغام کو لانے کے لیے سمندر پار گئے۔ یہ مسیحی کوئی مشنری تربیت نہیں رکھتے تھے اور یہ دریافت کرنے کے لیے خوفزدہ تھے کہ ان کا غیر زبانوں میں بولنا لوگوں کے لیے اداک سے بالاتر نہ ہو جن کے ساتھ وہ انجیل کے پیغام کو بانٹنے کی امید کر رہے تھے۔

اصل میں اس وقت تمام پیشہ کا مثل نے سوچا کہ زبانوں میں بولنا انجیل کی بشارت کے مقاصد میں دی گئی غیر ملکی زبانوں کا ایک تھفہ تھا، اور چارلس پرہام نے اس نظریہ پر 1929 میں اپنی وفات تک ایمان رکھنا جاری رکھا، گواہی کو اکٹھا کرنے کے علاوہ، (ثریز 1996: 298)

یہاں کوئی شک نہیں کہ روح القدس سے معمور ہونے اور زبانوں میں بات کرنے کا تجربہ بلغ کے لیے بڑی قوت مہیا کرتا ہے۔ بہر کیف زبان میں عملی مصروفیت نہیں رکھتی۔ میرا ایمان ہے کہ خداوند کر سکتا ہے، اور خاص موقعوں پر، کئی سُننے والوں کے لیے زبانوں میں بات کرنے والوں کو آزاد قوتِ گویائی دیتا ہے۔ [18] میرا ایمان ہے کہ وہ شاید ایسا پہلے مسیحیوں کو زبانوں میں بات کرنے کو انجام دے چکا ہے۔

اس نے ایسا 1984 میں چائے کی خاتون اور میرے ساتھ کیا۔ اس نے میری ماں کے لیے جرم قابل فہم کو بنایا [19] میرے تجربات نے میری یہ یقین کرنے میں راہنمائی کی کہ ایک اینگلوسیا رونما ہوتا ہے، لیکن اس کی بجائے یہ مافق الفطرت طور پر بولنے، غیر سیکھی ہوئی غیر ملکی زبانوں کو بناتا ہے، یہ اصل زبانوں کی مافق الفطرت سماعت ہے۔

کیا آپ ایک اینگلوسیا کے ساتھ کوئی تجربات رکھتے ہیں؟ میں اُن بارے سُننا پسند کروں گا۔

اختتامیہ نوٹس

- [1] غیر زبانوں میں پر (آنے والے) دوسرے مضاہین اور ان کے بہت سے استعمال:
دوسری حصہ: زبانوں میں دعا اور تعریف۔
تیسرا حصہ: نبوی زبانیں اور تشریع۔
- [2] روح القدس کا بولنے کا تھنا ایک ایسے واقعہ کے طور پر جس کی بغیر غلطی کے شناخت کی جاسکے، یسوع نیوچن (1961: 91) مشاہدہ کرتا ہے:
- ”ملِر الہیات آج لفظ 'تجربہ' سے خوفزدہ ہیں۔ یہاں اس کے لیے کچھا چھپی وجہات ہیں، اور کچھ بُری بھی۔ لیکن میں نہیں سوچتا کہ اس نئے عہدناامے کی گواہی کا محاہدہ کرنا ممکن ہے، یہاں تک کہ بہتر سری طریقے سے۔۔۔ اس کی شناخت کیے بغیر کہ نئے عہدناامے کے مصنفین اس خوف سے آزاد ہیں۔ وہ ان ہونے والے واقعیات کی تفصیل بیان کرتے ہیں جسے ہمیں مذہبی تجربہ کے پیش نظر کسی قاعدے کے تحت لانا تھا اور خدا کی قادر مطلق طاقت سے انہیں منسوب کرنے میں ہچکچا ہٹ محسوس نہیں کرتا تھی اور انہیں احساس مجرم کو پالنے پوئے سے بڑھ کر الہیاتی مناظر میں ٹھیک درستہ دینا تھا۔“
- [3] دوسری بائبل کی آیات جو غیر زبانوں میں بولنے کے لیے اشارے کنائے میں کہتی ہیں ان میں یہ شامل ہیں:
- (1) یسوعہ 11:28، جس کا پوس 1 کرتھیوں 21:14 میں ”زبانوں“ کے سیاق و سابق میں حوالہ پیش کرتا ہے۔
 - (2) یوحنہ 3:8، جو روح کی آواز، یا صدا کا حوالہ پیش کرتی ہے۔
 - (3) رویوں 8:26، جو بات کرنے کے فہم سے بالاتر ہماری مختلف طریقوں میں دعا کرنے کے لیے روح القدس کا حوالہ پیش کرتی ہے۔
- [4] یہوداہ 20، جو اخلاقی اصلاح کے ذریعہ کے طور پر روح القدس میں دعا کرنے کا حوالہ پیش کرتی ہے (افسیوں 6:18 اے)
- [4] ”روح القدس کی الہیات کا افشاں نہ ہونا اعمال کی کتاب میں قابل شناخت ہے۔ اس کی بجائے ہم روح القدس کی سرگرمیوں کے شمار کو پاتے ہیں جسے انہیں ابتدائی ایمان والی کمیونٹی کی زندگی میں آشکارہ کیا گیا ہے۔“ ڈیوپیش (2010: 66)۔
- [5] کچھ تعلیمات جن کا تعلق زبانوں میں بات کرنے کے ساتھ ہے اُن کی بنیاد صاف صاف روحانی تعلیم کی بجائے قیاس آرائیوں پر ہے۔ مثال کے طور پر، ایفار مڈ کلیسیا کیں (اور کچھ دوسرے مسیحی عقائد) دعوی کرتے ہیں کہ گلوسالیلیا اور دوسرا مافق الفطرت چیز سماٹا صرف رسولی دور کے لیے موزوں تھے، جب کلیسیا کی بنیاد رکھی گئی تھی، اور اس طرح مزید موزوں نہ رہا۔ اس نظریہ کو سیسیشنسٹ نظریہ، یا سیسیشن ازم کہا جاتا ہے۔ اٹھارویں صدی کے جانے پہچانے مبلغ، جو تھن ایڈورڈ، سیسیشنسٹ نظریہ کے تحت وجہ کی وضاحت کرتے ہیں: ”اگرچہ کلام کا آئین مکمل ہو چکا ہے، اور مسیحی کلیسیا کی پوری طرح بنیاد رکھی گئی اور قائم کی گئی، یہ خلافِ معمول تحالفِ محمد کر دئے گئے۔“

سخاوت اور اس کے پھل سے۔ جو تھن ایڈ ورڈ روحاںی ظہور کی گواہی دینے کے علاوہ اس نظریہ پر قابض ہے جو ”بڑے ہوشیار رہنے“ کے حیات نو کے ساتھ ملتا ہے۔ سیمیشنٹ واپس ان کے دعووں کے لیے 1 کرنھیوں 8-13 کا حوالہ ہے۔ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ کلام کا آئین ”کامل“ یا ”تحمیل شدہ“ ہے جو 10:13 کے اشارے کنائے میں کہا گیا ہے۔ بہر حال، ”کامل“ اور ”تحمیل“ جب ہم ”پوری طرح“ جانتے ہیں، اور ”پوری طرح جانے جانتے ہیں“ اور ”روبرو“ دیکھتے ہیں (12:13)، یہ مزید غالباً ہمارے اجسام کی تبدیلی اور چھٹکارے کا حوالہ دیتا ہے جو اس وقت رونما ہو گا جب ہم مسح کے دن یسوع کو دیکھیں گے۔ پوس 1 کرنھیوں 15 باب میں وسیع طور پر ہمارے اجسام کی تبدیلی کے بارے بات کرتا ہے۔

نیا عہد نامے کبھی یہ بیان نہیں کرتا کہ زبانوں میں بات کرنا عارضی مظہر قدرت ہے۔ اب سیمیشنٹ کا نظریہ کہ تیجی جوز بانوں میں بات کرتے ہیں وہ فریب دینے والے یا بدروج کے قبضہ میں ہوتے ہیں۔

جو تھن ایڈ وڈ دعویٰ کرتا ہے کہ مسیحی کلیسیا کو رسولی عہد کے دوران قائم کیا گیا اور اس کی بنیاد رکھی گئی بھی قابل بحث ہے۔ آج مسیحی کلیسیا وسیع طور پر ایک فرقہ تنظیم بن چکی ہے جیسی کہ اپنے وجود کی پہلی وصدمیوں میں تھا، اور یہ تبدیل ہونا جاری رہتی ہے]۔

[6] نئے عہد نامے میں اعمال آ2:2 میں استعمال کئے گئے لفظ اوس کو عام طور پر ”گھر“ یا ”گرانے“ کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے، بہر حال اسے بعض اوقات یہ شلیم کی ہیکل کا حوالہ دینے کے لیے استعمال کیا گیا۔ متی 12:4، مرقس 2:26، لوقار 4:6 میں ہیکل کو ”خدا کا گھر“ کہا گیا ہے۔ یسوع خدا کے گھر کا حوالہ پیش کرتا ہے (یہ کہ، ہیکل کا) ”دعا کے گھر۔ اوس“ کے طور پر (متی 21:13، مرقس 11:17، لوقار 19:46)۔ یوحنہ 2:26 میں، یسوع ہیکل کو ”میرے باپ کا گھر۔ اوس“ کہتا ہے۔ یوحنہ 2:17 اور اعمال آ7:47 بھی واضح طور پر ہیکل کو لفظ ”گھر۔ اوس“ کو استعمال کرنے کا حوالہ دیتا ہے۔

اعمال میں بہر حال، لوقا بعض اوقات ہیکل ہائی رون اور رسی (؟) گھر اوس کے درمیان انتیاز کرتا ہے (اعمال 2:42، 5:47)۔ [7] اعمال آ2:46: ”اور ہر ایک دل ہو کر ہیکل میں جمع ہوا کرتے تھے۔۔۔۔۔“ (این آئی وی)

روز بروز یک ذہن ہو کر ہیکل میں اکٹھے ہونا۔۔۔۔۔ (این اے ایس بی)

[8] پیٹنکیوست کا دن یسوع کے جی اٹھنے کے پچاس دن بعد رونما ہوا۔ لفظ پیٹنکیوست یونانی لفظ ”پچاس“ آتا ہے۔

[9] یہ عورت یقیناً چاند کی زبان استعمال نہیں کر رہی تھی اور اس کی انگریزی عام طور پر ناقص تھی۔

[10] یہودی اور یہودی نعم معتقد 15 قوموں میں سے تھے: پارھی، ماوی، عیلادی اور مسوپتامیہ، یہودیہ، کپد کیہ، پنطس، آسیہ، فرگیہ، پمنیلیہ، مصر اور بیو آکے علاقہ کے رہنے والے جو کرینے کی طرف ہے، رومی، کریتی اور عرب (اعمال 2:9-11)۔

[11] اعمال آ2:6 اور 8 میں ”اپنی زبان“ (آئی ڈیوس ڈیالکتوس) کو اعمال 1:4 میں ”غیر زبانوں“ (ہیٹرا گلوسا) میں انتیاز پیدا کرنے کے لیے میں استعمال کیا گیا ہے۔ گلوسیا کو بھی اعمال 2:11 میں استعمال کیا گیا ہے جب یہودیوں اور نو معتقدہ یہودیوں نے شور مچایا کہ، ”ہم خدا کی بڑی چیزوں کو اپنی زبانوں میں سُن سکتے ہیں۔“

[12] اگرچہ بہت سارے ہجوم میں ”حیران اور گھبرا گئے تھے“ (اعمال 12:12، این آئی وی)، دوسرے، پہلے مسیحیوں کے روح کے ساتھ معمور ہونے کے رویے کا مشاہدہ کر رہے تھے، دکھاوے کے طور پر ان کے سادہ لوح رویے کا مذاق اڑاتے ہوئے۔ انہوں نے سوچا کہ یہوں کے شاگردوں نے شراب پر رکھی تھی (اعمال 13:2)۔ بہت سے غیر مسیحیوں اور غیر پیغمبریکوں میں مسیحیوں کا آج زبانوں میں بات کرنے کی مشق کا نظر یہ تمسخر آمیز ہے۔ یہاں اس پہلو کے بارے نیا کچھ بھی نہیں۔ (میں مانتا ہوں کہ زبانوں میں بات کرنے والے اس وقت یہ تو ف دکھائی دے سکتے تھے، اور قدامت پسند کلیسیاوں میں قابلِ عزت جگہ پر عملی دکھائی دیتا تھا۔ میں زبانوں میں بولنے کے عجیب اسلوب بیان سے بہت الجھن کا شکار رہا ہوں جنہیں لا سکی کے طور پر دیکھیا گیا۔

[13] چار بیانات جو ”اگر“ کے ساتھ شروع ہوتے ہیں (اویوالیں 3، کین ایکس 3) 1 کرنھیوں 3:1 تہائی درجے کے مشروط فقرات ہیں رہن رکھنے کی حالتوں کو پیش کرتا ہے۔

[14] کچھ لوگ، جیسے کہ جان میک آرٹر، ایک ریفارڈ خادم اور سیمینیشنست، ایمان نہیں رکھتے کہ ”آدمیوں اور فرشتوں کی زبانوں“ کا اسلوب بیان کو غوئی طور پر لیا جانا چاہیے۔

گارڈن ڈی۔ فی (1987:630) بہر حال پر یقین ہے کہ کرنھیوں کا کم از کم ایمان تھا کہ وہ اصل انسانی اور فرشتوں کی زبانوں میں بات کر رہے تھے، خاص طور پر اس کا قیاس کرتے ہوئے کہ کرنھیوں فرشتوں کے ساتھ پہلے سے خال رکھنے کے دیکھنے کو رکھتے تھے۔

[15] خالص مجرم کے لیے درحقیقت کوئی مجرم گواہی کا تقاضا نہیں کرتا۔

[16] ”ایکس نولیلیا کی بہتر تصدیق شدہ مثال (ایکس اینگلوسیا، جہاں لوگوں نے اصل زبانوں میں بات کی) وہ سمجھی تحریک سے باہر ہیں (مثال کے طور پر روحانی دائرہ کا رہے)۔۔۔“ (ٹرزر 1996:299، فٹ نوٹ 25)۔

[17] یہ نوٹ کرنے کے لیے اہم ہے کہ اگرچہ گلوسالیلیا کارونما ہونا، اور دوسرے روحانی ظہور کارونما ہونا، بڑے طور پر 200 عیسوی کے بعد کم ہو گیا، یہاں پوری کلیسیائی تاریخ میں الگ معاملات تھے جہاں مسیحی شخصیات اور گروہوں نے زبانوں میں بات کی۔ 1900 کے بعد، گلوسالیلیا کی مشق مسیحیوں میں بکثرت طور پر چل چکی تھی۔

[18] شاید ”ایکس اینگلوسیا“ کا یہ تجربہ بکثرت طور پر رونما ہوتا ہے۔ مجھے اس سے آگاہ نہیں ہونا تھا کہ میں کسی غیر معمولی چیز کو سن رہا تھا (جب میں چائے کی خاتون کو کامل انگریزی بولتے ہوئے سننا)، اگر میں اسے اپنے میگنیٹ اور ماں کے ساتھ بات چیت نہ کی ہوتی۔ کتنے زیادہ ایسے معاملات تھے جن سے سُننے والے بے بہرہ تھے کہ کوئی غیر معمولی چیز رونما ہو رہی تھی؟ کتنے زیادہ ایکس اینگلوسیا معاملات کبھی بتائے نہیں گئے تھے؟

[19] شاید یہ ”ایکس اینگلوسیا“ کا مجرم تھا جس نے بعلام کو اپنی گدھی کی زبان کو سُننے کے قابل بنایا (گنتی 22:28 ایف ایف)۔

پہلکا، اینک (الی ایم) کی جانب سے، ہولی بابل، نیا انٹرنسنل ورثن (اے)، (این آئی وی (اے) کاپی رائٹ (سی) 1973، 1984، 1978، 1973، 2010، جسے اجازت سے استعمال کیا گیا۔ آل رائٹس ریزرو۔

<http://www.biblegateway.com/versions/New-International-Version-NIV-Bible/>
accessed November/December 2010.

نیو امریکن شینڈڈ بابل (اے) (این اے ایس بی) کاپی رائٹ (سی) 1960، 1963، 1962، 1960، 1971، 1972، 1973، 1975، 1977، 1995 میجانب: سی لاک میں فاؤنڈیشن۔
اجازت سے استعمال کی گئی۔“

الینڈ، باربرہ، ایٹ ڈل (ایڈ) یونانی نیا عہد نامہ، چوتھا یواز ڈائلڈ ایڈیشن، شینڈڈ بابل سوسائٹیز کے لیے بدلیا۔ ڈرک، 1998۔
ڈیویش، شورٹ، کلیسیا اور دنیا میں روح: سٹڈی بک، برسمیں: اسٹریلیا کالج آف نسٹریز 2010۔

فی۔ گارڈن ڈی۔ کرنھیوں کے نام پہلا خط (نئے عہد نامے پر نیا نین الاقوامی تصریح)، گرینڈ سپڈ: ڈبلیو ایم۔ بی۔ ارڈاس پبلیشینگ
کمپنی، 1987۔

گذ میں، زبانوں میں بات کرنے کو بیان کرتا ہے: گلوسالیلیا، لندن کا کراس کلچرل مطالعہ: یونیورسٹی آف شاگو پر لیس 1972۔
ہنر، ہیرلڈ ڈی۔ امریکن شکل کے روحانی پتسمہ کی از یوسا تعلیم کا ایک خاکہ۔

Pentecostalism, http://enrichmentjournal.ag.org/200602/200602_078_AzusaDoctrine.cfm
accessed November, 2010.

میک آرٹھر، جان، ”کامل محبت: جان میک آرٹھر کی جانب سے” محبت کے بغیر زبانیں، ”سٹڈی گاہیڈ”， کوئیشن۔

<http://www.biblebb.com/files/mac/sg1862.htm> accessed November, 2010.

نیو برگ، اے۔ ونٹرگ م این۔ مورگان ڈی، اور والڈ میں، ایم۔ ”گلوسالیلیا کے دوران دماغی خون کی پیمائش: ایک بنیادی سپیکٹ مطالعہ“،
دماغی تحقیق: اعصاب، والیم 148، ایشو 1، 2006۔

نیو پیجن، لیسی، خدا کے گھرانے میں ”روح کی کمیونٹی“، لندن، ایس سی ایم پر لیس، 1964۔

سن جنیس، رابرٹ، زبانوں میں بات کرنا: ایک تاریخی نظریاتی اور تاریخی جائزہ، (کیتوولک اپو سلک انٹرنسنل)

<http://www.catholicintl.com/epogetics/articles/pastoral/speaking-tongues-print.htm> accessed December 2010.

ٹرزر، میکس، نئے عہد نامے اور اب کی کلیسیا میں روح القدس اور روحانی تھائے، ریواز ڈائلڈ ایڈیشن، پی باڈی: ہینڈریکسن پبلشر، 2009۔
سامرین، ولیم، جے۔ آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں: پیٹیکوٹل ازم کی مذہبی زبان۔ نیویارک: میک میلین، 1972۔